سوال

(1085) اجنبی عورت کے جسم کے کسی حصے کو چھُونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مرد کے لیے جائز ہے کہ اجنبی عورت کے کسی حصے کو چھوئے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض کمزور ایمان عورتیں زرگروں وغیرہ کے سامنےاپنے ہاتھ ظاہر کرنے سے پرہیز نہیں کرتی ہیں، کہ وہ چوڑی یا انگوٹھی وغیرہ کا سائز اور حجم لے لے۔ یا وہ مرد عورتوں کے ہاتھوں سے زیور اتارنے یا پہنانے کے بہانے ان کے ہاتھ اور بازو چھوتے ہیں (اور یہ بھی اپنے ہاتھ پیش کر دیتی ہیں)۔ یہ سب حرام کام ہیں۔ مرد کے لیے قطعا جائز نہیں ہے کہ اجنبی عورت کے جسم کو ہاتھ لگائے۔ اور اسی طرح یہ عورت بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمان بنتی ہے۔ ان میں ہر ایک کو اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ

’’تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کوئی سوئی چبھو دی جائے، یہ اس کے لیے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔‘‘ (المعجم الکبیر للطبرانی: 211/20، حدیث: 486۔)

اگر عورت اس عمل میں اس مرد کے ساتھ معاون ہے تو وہ بھی اس کے گناہ میں برابر کی شریک اور حصہ دار ہے۔ محض آنکھ سے دیکھ لینے کے مقابلے میں جسم کا جسم سے مس ہونا بہت زیادہ لذت کا باعث ہوتا ہے، اس سے صنفی جذبات بہت زیادہ بیدار ہوتے ہیں۔ اور اسلام کا کسی اجنبیہ کے جسم کو چھونا حرام قرار دینا، ان حفاظتی تدابیر میں سے ہے جن کے ذریعے سے افراد اور معاشرہ فتنہ و فساد اور فحش کاری سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ یہ وہ خرابیاں ہیں جو افراد کی عفت و پاک دامنی اور طہارت کو تار تار کر دیتی ہیں، اور نہ ہلاکت ان کا لازمی انجام ہوا کرتا ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا]

صفحہ نمبر 762

محدث فتویٰ